منقبت مولا امامِ علیؑ

میرے دل کا وظیفہ علی علی
ہو کوئی زمانہ وقت کوئی ہر سچا بشر بولے گا یہی

تو مولا تیرے بچے مولا ملکہ زوجہ تیری
منگتے کو سلطان بنا دے تیرے در کر پھیری
ارے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں میرے مولا تیرے جیسا سخی

تیری نورانی چوکھٹ کے جو ذرّے بن جائیں
چاند ستارے سورج اُن سے روشنی مانگنے آئیں
اللہ کے گھر میں بھی مولا تیرے نورِ جلی سے شمع جلی

رزق دو عالم کو دیتا ہے خود کرتا ہے فاقہ
کوئی نہیں تھا کوئی نہیں ہے تجھ سا میرے آقا
تیرا صدقہ جسکو مل جائے وہ منگتا بھی ہو جائے غنی

نبی ولی ابدال قلندر تیرے در پہ آئیں
تیرا صدقہ کھائیں سارے تیرے ہی گُن گائیں
تو اعلیٰ ہے تو مولا ہے خود کہتے ہیں اللہ و نبی

جو تھے سورما بھاگنے والے پھر تو رُک گئے سارے
خاموشی کے آئینے ٹوٹے چمکے حیدری نعرے
جب رن میں گلے پہ مرحب کے چلی تیغِ علی یہ کہتی ہوئی

بغض میرے مولا سے جو رکھتا تھا اپنے دل میں
جو کہ علی کا خود کو ہمسر کہتا تھا محفل میں
کہتا تھا تڑپ کے جھنجلا کے تنہائی میں وہ بھی کبھی کبھی

دیکھ کے تابندہ تحریریں کہتا ہے جگ سارا
جو گوھرؔ نے حرف تراشا چمکا بنکے تارا
تیرے در سے اُجالوں کی مولا گوھرؔ کو اتنی بھیک ملی